Publisher:
ShiaFaith.Org

من كنت مولاه فهذا علي مولاه

shiafaith.org

صحیح بخاری کا ایک کذاب اور وضاع راوی

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری کی جہالت اور فریب

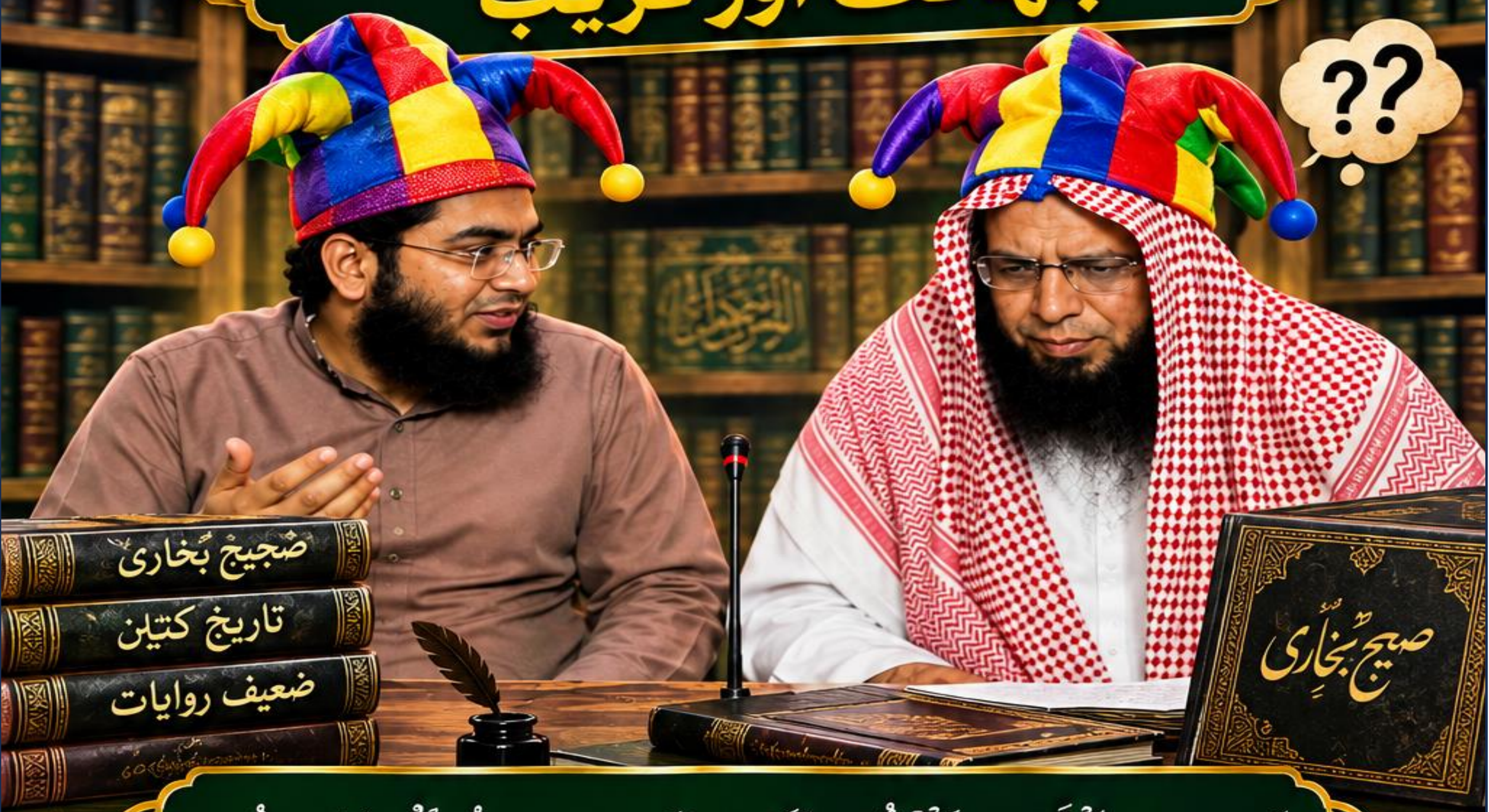

فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ

[Surah Āli-'Imrān: 137]

تحریر: ابوہشام نجفی صاحب قبلہ

ترتیب: علی ناصر

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على خير خلقه وأفضل بريته محمد وعترته الطاهرين، واللعن الدائم على أعدائهم أجمعين إلى يوم الدين

صحیح بخاری کا ایک کذاب و وضاع راوی

غلام مصطفی ظہیر امن پوری ناصبی کی جہالت اور فریب

تحریر : سید ابو ہشام نجفی

ترتیب: علی ناصر

ShiaFaith.Org

دفاع بخاری میں اگر ناصبیوں کے جھوٹ و فریب کی فہرست تیار کی جائے تو خود صحیح بخاری سے بھی زخیم ہو جائے ۔ناصبیوں کی طرف سے جو غلط دعوے اس کتاب کے لیے کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک دعوٰی یہ بھی ہے کہ بخاری کے تمام راوی ثقہ یا صدوق ہیں ۔اس میں کسی کذاب یا وضاع سے روایت نہیں لی گئی ہے، مگر یہ بھی فقط دعوٰی ہے اس کے برخلاف بخاری میں کذاب راویوں کی سیکڑوں روایات موجود ہیں، یہاں ہم فقط ایک راوی کی نشاندہی کریں گے۔ چند سال پہلے غلام مصطفی امن پوری ناصبی اور اس کا شاگرد ابو یحیی نورپوری ہم سے اسی موضوع پر مناظرہ سے عمرہ کا بہانہ بنا کر فرار کر گئے تھے۔اس سبب امن پوری ناصبی کا ذکر خاص طور پر کیا ہے ۔

بخاری روایت کرتا ہے :

7083 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ رَجُلٍ، لَمْ يُسَمِّهِ عَنِ الحَسَنِ، قَالَ: خَرَجْتُ بِسِلاَحِي لَيَالِيَ الفِتْنَةِ، فَاسْتَقْبَلَنِي أَبُو بَكْرَةَ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أُرِيدُ نُصْرَةَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

«إِذا تَواجَهَ المُسْلِمَان بِسَيْفَيْهِمَا فَكلاَهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ» قِيلَ: فَهَذَا القَاتِلُ، فَمَا بَالُ المَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ» قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: فَذَكَرْتُ هَذَا الحَدِيثَ لِأَيُّوبَ، وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ يُحَدِّثَانِي بِهِ، فَقَالاَ: إِنَّمَا رَوَى هَذَا الحَدِيثَ: الحَسَنُ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، بِهَذَا. وَقَالَ مُؤَمَّلٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، وَيُونُسُ، وَهِشَامٌ، وَمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الحَسَنِ، عَنِ الأَحْنَفِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَرَوَاهُ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، وَقَالَ غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایک شخص نے جس کا نام نہیں بتایا، ان سے امام حسن بصری نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ باہمی فسادات کے دنوں میں میں اپنے ہتھیار لگا کر نکلا تو ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے راستے میں ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے پوچھا کہاں جانے کا

ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے لڑکے کی (جنگ جمل و صفین میں) مدد کرنی چاہتا ہوں، انھوں نے کہا لوٹ جاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کو لے کر آمنے سامنے مقابلہ پر آ جائیں تو دونوں دوزخی ہیں۔ پوچھا گیا یہ تو قاتل تھا، مقتول نے کیا کیا (کہ وہ بھی ناری ہو گیا) ؟ فرمایا کہ وہ بھی اپنے مقابل کو قتل کرنے کا ارادہ کئے ہوئے تھا۔ حماد بن زید نے کہا کہ پھر میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس بن عبید سے ذکر کی، میرا مقصد تھا کہ یہ دونوں بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کریں، ان دونوں نے کہا کہ اس حدیث کی روایت حسن بصری نے احنف بن قیس سے اور انھوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کی۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے یہی حدیث بیان کی اور مؤمل بن ہشام نے کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، کہا ہم سے ایوب، یونس، ہشام اور معلی بن زیاد نے امام حسن بصری سے بیان کیا، ان سے احنف بن قیس اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کی روایت معمر نے بھی ایوب سے کی ہے اور اس کی روایت بکار بن عبدالعزیز نے اپنے باپ سے کی اور ان

سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اور غندر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے منصور نے، ان سے ربعی بن حراش نے، ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور سفیان ثوری نے بھی اس حدیث کو منصور بن معتمر سے روایت کیا، پھر یہ روایت مرفوعہ نہیں ہے۔

صحيح البخاري،كِتَاب الْفِتَنِ،10 بَابُ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا ،حديث 7083

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-/bukhari-7083

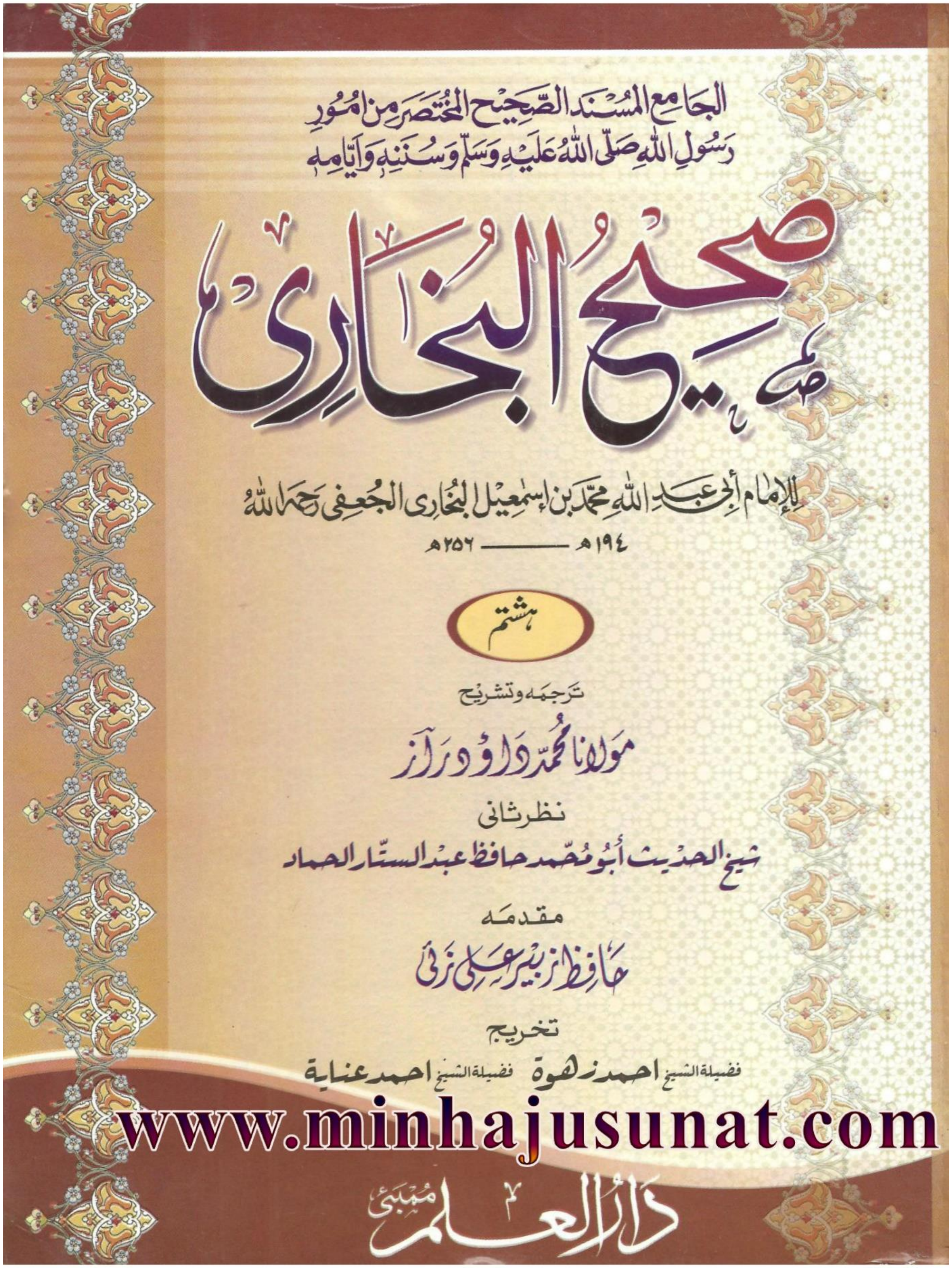
الجامع المسند الصحيح المختصر من امور
رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وايامه
صحيح البخاری
للإمام أبي عبد الله محمد بن إسمعيل البخاری الجعفی رحمه الله
١٩٤ھ ـــــ ٢٥٦ھ
ہشتم
ترجمہ وتشریح
مولانا محمد داود راز
نظر ثانی
شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد
مقدمہ
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ
www.minhajusunat.com
دار العلم ممبئی

www.minhajusunat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات دار العلم نمبر 157

نام کتاب	:	صحیح البخاری
تالیف	:	الامام محمد بن اسمٰعیل البخاری
ترجمہ وتشریح	:	مولانا محمد داؤد راز
جلد	:	ہشتم
ناشر	:	دار العلم، ممبئی
طابع	:	محمد اکرم مختار
تعداد اشاعت (بار اوّل)	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	ستمبر ۲۰۱۲ء

دار العلم ممبئی
DARUL ILM
PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel.: (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
Fax : (+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

Free downloading facility for DAWAH purpose only

ShiaFaith.org Facebook Telegram

www.minhajusunat.com

الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ)). [راجع: ٣٦٠١]

نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب ایسے فتنے برپا ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اگر کوئی ان کی طرف دور سے بھی جھانک کر دیکھے گا تو وہ اسے بھی سمیٹ لیں گے ایسے وقت جو کوئی اس سے کوئی پناہ کی جگہ پالے اسے اس کی پناہ لے لینی چاہیے۔''

بَابٌ: إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا

باب: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟

٧٠٨٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: خَرَجْتُ بِسِلَاحِيْ لَيَالِيَ الْفِتْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنِيْ أَبُوْ بَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قُلْتُ: أُرِيْدُ نُصْرَةَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَكِلَاهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ)) قِيْلَ: هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: ((إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ)).

(٧٠٨٣) ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایک شخص نے جس کا نام نہیں بتایا، ان سے حسن بصری نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ باہمی فسادات کے دنوں میں اپنے ہتھیار لگا کر نکلا تو ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے راستے میں ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے پوچھا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے چچا کے لڑکے کی (جنگ جمل وصفین میں) مدد کرنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا کہ لوٹ جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جب دو مسلمان اپنی تلواروں کو لے کر آمنے سامنے مقابلہ پر آ جائیں تو دونوں دوزخی ہیں۔'' پوچھا گیا یہ تو قاتل تھا، مقتول نے کیا کیا؟ (کہ وہ بھی ناری ہوگیا) فرمایا: ''وہ بھی اپنے مقابل کو قتل کرنے کا ارادہ کئے ہوئے تھا۔''

علی ناصر

قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيْثَ لِأَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ يُحَدِّثَانِيْ بِهِ فَقَالَا: إِنَّمَا رَوَى هَذَا الْحَسَنُ عَنِ الْأَحْنَفِ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ. [راجع: ٣١] [مسلم: ٧٢٥٥؛ نسائي: ٤١٢٧، ٤١٢٨؛ ابن ماجه: ٣٩٦٥]

حماد بن زید نے کہا کہ پھر میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس بن عبید سے ذکر کی، میرا مقصد تھا کہ یہ دونوں بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کریں، ان دونوں نے کہا کہ اس حدیث کی روایت، حسن بصری نے احنف بن قیس سے اور انہوں نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کی۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهَذَا. وَقَالَ مُؤَمَّلٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ وَيُوْنُسُ وَهِشَامٌ وَمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے یہی حدیث بیان کی اور مؤمل بن ہشام نے کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، کہا ہم سے ایوب، یونس، ہشام اور معلّٰی بن زیاد نے حسن بصری سے بیان کیا، ان سے احنف بن قیس اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی

Free downloading facility for DAWAH purpose only

سند میں حماد نے اپنے جس شیخ کا نام چھپا دیا اس کے نام کو ابن حجر نے اجاگر کر دیا چنانچہ اپنی شرح میں لکھتا ہے کہ وہ معتزلہ کا شیخ عمرو بن عبید ہے۔

"قَوْلُهُ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ هُوَ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ شَيْخُ الْمُعْتَزِلَةِ"

الكتاب: فتح الباري بشرح البخاري

المؤلف: أحمد بن علي بن حجر العسقلاني (٧٧٣ - ٨٥٢ هـ)

رقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: محمد فؤاد عبد الباقي [ت ١٣٨٨ هـ]

قام بإخراجه وتصحيح تجاربه: محب الدين الخطيب [ت ١٣٨٩ هـ]

الناشر: المكتبة السلفية - مصر

الطبعة: «السلفية الأولى»، ١٣٨٠ - ١٣٩٠ هـ ج 13 ص 32

https://shamela.ws/book/1673/7463

فتح الباري

بشرح صحيح الإمام أبي عبد الله محمد بن إسمعيل البخاري

للإمام الحافظ

أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ — ٨٥٢

الجزء الثالث عشر

رقم كتبه وأبوابه وأحاديثه
واستقصى أطرافه ، ونبه على أرقامها في كل حديث

محمد فؤاد عبد الباقي

المكتبة السلفية

ShiaFaith.org Facebook Telegram

أريدُ أن يُحدثاني به ، فقالا : إنما روى هذا الحديثَ الحسنُ عن الأحنفِ بن قيس عن أبي بكرة . حدثنا سليمانُ حدثنا حمادٌ بهذا . وقال مؤملٌ حدثنا حمادُ بن زيد حدثنا أيوبُ ويونسُ وهشامٌ ومعلى بن زيادٍ عن الحسن عن الأحنف عن أبي بكرةَ عن النبيِّ ﷺ ، ورواهُ مَعْمرٌ عن أيوبَ ، ورواهُ بَكارُ بن عبدِ العزيز عن أبيهِ عن أبي بكرةَ . وقال غُندَرٌ حدثنا شعبة عن منصورٍ عن رِبعيِّ بن حِراشٍ عن أبي بَكرةَ عن النبي ﷺ ، ولم يَرفَعه سفيانُ عن منصور

علي ناصر

قوله (باب إذا التقى المسلمان بسيفيهما . حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب) وهـــو الحجبي بفتح المهملة والجيم . قوله (حماد) هو ابن زيد وقد نسبه فى أثناء الحديث . قوله (عن رجل لم يسمه) هو عمرو بن عبيد شيخ المعتزلة وكان سيء الضبط ، هكذا جزم المزى فى التهذيب بأنه المبهم فى هذا الموضع ، وجوز غيره كمغلطاى أن يكون هو هشام بن حسان وفيه بعد . قوله (عن الحسن) هو البصرى (قال خرجت بسلاحى ليالى الفتنة) كذا وقع فى هذه الرواية ، وسقط الأحنف بين الحسن وأبى بكرة كما سيأتى ، والمراد بالفتنة الحرب التى وقعت بين على ومن معه وعائشة ومن معها ، وقوله « خرجت بسلاحى » فى رواية عمر بن شبة عن خالد بن خداش عن حماد ابن زيد عن أيوب ويونس عن الحسن « عن الأحنف قال : التحفت على بسيفى لآتى عليا فأنصره » : وقوله « فاستقبلنى أبو بكرة » فى رواية مسلم الآتى التنبيه عليهـــا « فلقينى أبو بكرة » . قوله (أين تريد) زاد مسلم فى روايته « يا أحنف » . قوله (نصرة ابن عم رسول الله ﷺ) فى رواية مسلم « أريد نصر ابن عم رسول الله ﷺ » يعنى عليا « قال فقال لى : يا أحنف أرجع » . قوله (قال رسول الله ﷺ) فى رواية مسلم « فانى سمعت رسول الله ﷺ » . قوله (فكلاهما من أهل النار) فى رواية الكشميهنى فى النـــار » وفى رواية مسلم فالقاتل والمقتول فى النار » . قوله (قيل فهذا القاتل) القائل هو أبو بكرة وقع مبينا فى رواية مسلم ، لكن شك فقال « فقلت أو قيل » ووقع فى رواية أيوب عند عبد الرزاق « قالوا يا رسول الله هذا القاتل فما بال المقتول » وقوله « هذا القاتل » مبتدأ وخبره محذوف ، أى هذا القاتل يستحق النار ، وقوله « فما بال المقتول » أى فما ذنبه . قوله (انه أراد قتل صاحبه) تقدم فى الايمان بلفظ « انه كان حريصا على قتل صاحبه » . قوله (قال حماد بن زيد) هو موصول بالسند المذكور . قوله (فقالا انما روى هذا الحديث الحسن عن الأحنف بن قيس عن أبى بكرة) يعنى أن عمرو بن عبيد أخطأ فى حذف الأحنف بين الحسن وأبى بكرة ، لكن وافقه قتادة أخرجه النسائى من وجهين عنه عن الحسن عن أبى بكرة ، إلا أنه اقتصر على الحديث دون القصة ، فكأن الحسن كان يرسله عن أبى بكرة فاذا ذكر القصة أسنده ، وقد رواه سليمان التيمى عن الحسن عن أبى موسى أخرجه النسائى أيضاً ، وتعقب بعض الشراح قول البزار لايعرف الحديث بهذا اللفظ إلا عن أبى بكرة وهو ظاهر ، ولكن لعل البزار يرى أن رواية التيمى شاذة لأن المحفوظ عن الحسن رواية من قال عنه عن الأحنف عن أبى بكرة . قوله (حدثنا سليمان حدثنا حماد بهذا) سليمان هو ابن حرب والظاهر أن قوله « بهذا » إشارة إلى موافقة الرواية التى ذكرها حماد بن زيد عن أيوب ويونس بن عبيد ، وقد أخرجه مسلم والنسائى جميعا عن أحمد بن عبدة الضبى عن حماد بن زيد عن أيوب ويونس بن عبيد والمعلى بن زياد

بخاری کے اس راوی عمرو بن عبید کے فضائل و مناقب امن پوری ناصبی کی زبانی نقل کئے دیتے ہیں تاکہ معلوم ہو یہ ناصبی بخاری سے کتنا آشنا ہے بخاری کے دفاع میں اپنے ایک مضمون میں لکھتا ہے:

امام اہلسنت نعیم بن حماد الخزاعی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے امام عبداللہ بن مبارک سے پوچھا کہ محدثین کرام نے عمرو بن عبید کو کس وجہ سے متروک قرار دیا ہے تو امام صاحب نے فرمایا: عمرو بن عبید عقیدہ قدر کا داعی تھا۔

مقدمۃ الجرح والتعدیل لابن ابي حاتم : 273 وسندہ : حسن

اگر کوئی یہ اشکال کرے کہ جب (داعی الیٰ البدعۃ)کی روایت قابل قبول ہے تو عمرو بن عبید کو داعی الیٰ القدر ہونے کی بنا پر متروک کیوں قرار دیا گیا؟ تو اسکا جواب یہ ہے کہ عمرو بن عبید پر محدثین کرام کی جروح یہ بتاتی ہیں کہ یہ "کذاب" اور "وضاع" بھی تھا۔یقیناً یہ اپنی بدعت کے لئے جھوٹ بولنا اور حدیثیں گھڑنا روا سمجھتا ہوگا۔گویا اسکی اپنی بدعت کی طرف دعوت جھوٹ اور وضع حدیث سے مرکب تھی۔ایسی مرکب دعوت راوی کو ناقبل اعتبار اور ساقط العدالت بنا دیتی ہے۔لھذا محدثین کرام نے اسے متروک قرار دیا۔

صحیحین میں بدعتی راوی : غلام مصطفے ظہیر امن پوری

ماہنامہ السنہ، شمارہ نمبر 67-68

http://mazameen.ahlesunnatpk.com/%D8%B5%D8%AD%DB%8C%D8%AD%DB%8C%D9%86-%D9%85%DB%8C%DA%BA-%D8%A8%D8%AF%D8%B9%D8%AA%DB%8C-%D8%B1%D8%A7%D9%88%DB%8C%D8%8C-%D8%BA%D9%84%D8%A7%D9%85-%D9%85%D8%B5%D8%B7%D9%81/%DB%8C-%D8%B8%DB%81%DB%8C%D8%B1

الحمدللہ! ناصبی نے خود اعتراف کیا کہ بخاری کا راوی عمرو بن عبید نہ فقط بدعتی تھا بلکہ ائمہ کے نزدیک کذاب و وضاع بھی تھا۔

ممکن ہے ناصبی اس کی یہ توجیہ کریں کہ بخاری نے متابعت میں اس سے روایت لی لہذا اس کے دوسرے طرق بھی موجود ہیں تو بخاری پر اعتراض بے جا ہے ۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اولاً روایت کا مرکزی راوی ابوبکرہ ہی اللہ سبحانہ تعالی و اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے نزدیک کذاب ہے (اس کی تفصیل ہمارے

ایک مضمون میں موجود ہے)ثانیا بخاری نے یہ شرط اپنی کسی کتاب میں بیان کی ہے کہ ہم اپنی صحیح میں شواہد و متابعت میں ضعیف راویوں سے بھی روایت لیں گے؟

کیا ناصبیوں کے یہاں ثقہ راویوں کا قحط تھا جو بخاری کو کذاب وضاع راویوں سے شواہد و متابعات میں روایت لینی پڑی؟

کیا بخاری نے تمام ابواب میں استدلال والی روایت کے بعد متابعت و شواہد والی روایت نقل کی ہیں؟ جواب نفی میں ہے ،تو پھر آخر کیا ضرورت پیش آئی کے بعض ابواب میں ثقہ کی روایات ہوتے ہوئے بھی ضعیف ترین راویوں سے بھی متابعت و شواہد نقل کرنے پڑے ؟ثقہ کی روایت ضعیف ترین راویوں کی متابعت و شواہد کی محتاج ہے؟ اگر نہیں تو پھر بخاری نے ضعیف ترین راویوں کے بدلے ثقہ راویوں کی روایت پر ہی اکتفا کیوں نہیں کیا؟

امن پوری تلاش کرتے کرتے جہنم واصل ہو جائے گا مگر بخاری کی کسی بھی کتاب سے یہ شرط نہیں دکھا اسکتا جس کا ادعی اس نے کیا ہے۔

بلکہ ابن قیسرانی (أبو الفضل محمد بن طاہر بن علي بن أحمد المقدسي الشيباني، المعروف بابن القيسراني) کا تمانچہ اس منافق کی منحوس صورت پر لگاتے چلیں چنانچہ جوزقانی اپنی کتاب (شروط الائمہ الستہ) میں بخاری و مسلم کی شروطا کا موازنہ کرتے ہوئے حماد بن ابی سلمہ کے متعلق لکھا ہے بل استشہد بہ في مواضع، ليبين أنَّہ ثقة اس سے سے شواہد میں نقل کیا ہے تاکہ واضح کر سکے کہ وہ ثقہ ہے -

كتاب:شروط الأئمة الستة البخاري ومسلم وأبي داوود والترمذي والنسائي وابن ماجه للمقدسي, **المؤلف المالك للحقوق :**محمد بن طاهر المقدسي، محمد بن موسى الحازمي,ط:دار الكتب العلمية بيروت-لبنان,الطبعة الاولى:1405 ه,1884م, ص 18

https://www.bukhari-pedia.net/book/shorot_6/2

شروط الأئمة الستة

البخاري ومسلم وأبي داود والترمذي والنسائي وابن ماجه

للحافظ أبي الفضل محمد بن طاهر المقدسي

ويليه

شروط الأئمة الخمسة

البخاري ومسلم وأبي داوود والترمذي والنسوي

للحافظ أبي بكر محمد بن موسى الحازمي

دار الكتب العلمية

بيروت — لبنان

الطبعة الاولى
١٤٠٥ هـ ـ ١٩٨٤ م
بيروت ـ لبنان

جميع الحقوق محفوظة
لدار الكتب العلمية ـ بيروت

يطلب من : دار الكتب العلمية ـ بيروت ـ لبنان
هاتف : ٨٠١٣٣٢ ـ ٨٠٥٦٠٤ ـ ٨٠٠٨٤٢
ص.ب ٩٤٢٤ـ١١ ـ تلكس : NASHER 41245 Le

إلى الصحابي المشهور من غير اختلاف بين الثقات الأثبات ، ويكون إسناده متصلاً غير مقطوع فإن كان للصحابي راويان فصاعداً فحسن وإن لم يكن له إلا راو واحد إذا صح الطريق إلى ذلك الراوي أخرجاه ، إلا أن مسلماً أخرج أحاديث أقوام ترك البخاري حديثهم لشبهة وقعت في نفسه أخرج مسلم أحاديثهم بإزالة الشبهة(١) مثل حماد بن سلمة وسهيل ابن أبي صالح وداود بن أبي هند وأبي الزبير والعلاء بن عبد الرحمن وغيرهم . جعلنا هؤلاء الخمسة مثالاً لغيرهم لكثرة روايتهم وشهرتهم . فلما تكلم في هؤلاء بما لا يزيل العدالة والثقة ترك البخاري إخراج حديثهم معتمداً عليهم تحرياً وأخرج مسلم أحاديثهم بإزالة الشبهة ، ومثال ذلك أن سهيل بن أبي صالح تكلم في سماعه من أبيه فقيل صحيفة فترك البخاري هذا الأصل(٢) واستغنى عنه بغيره من أصحاب أبيه ، ومسلم اعتمد عليه لما سبر أحاديثه فوجده مرة يحدث عن عبد الله بن دينار عن أبيه ومرة عن الأعمش عن أبيه ومرة يحدث عن أخيه عن أبيه بأحاديث فاتته من أبيه فصح عنده أنه سمع من أبيه إذ لو كان سماعه صحيفة لكان يروي هذه الأحاديث مثل تلك الآخر ، وكذلك حماد بن سلمة إمام كبير مدحه الأئمة وأطنبوا لما تكلم فيه بعض منتحلي المعرفة أن بعض الكذبة أدخل في حديثه ما ليس منه لم يخرج عنه معتمداً عليه بل استشهد به في مواضع ليبين أنه ثقة ، وأخرج أحاديثه التي يرويها من حديث غيره من أقرانه كشعبة وحماد

علي ناصر

---

(١) بمعنى أن مرويات خاصة لهم ظهرت صحتها له بزوال الشبهة الطارئة ، ببحث خاص فانتقاها ، لا بمعنى قبول جميع مروياتهم مطلقاً . فمن ظن أن مرويات رجال أخرج عنها الشيخان صحاح كلها فقد ظن باطلا فكما لا تكون أحاديث سيىء الحفظ كلها باطلة كذلك لا تكون أحاديث الثقة كلها صحيحة على ما يظهر من سبر صنيعهم .

(٢) قال الذهبي أخرج له البخاري استشهاداً وكان النسائي إذا حدث بحديث سهيل هذا قال : سهيل والله خير من أبي اليمان ويحيى بن بكير وغيرهما . وكتاب البخاري ملآن من هؤلاء .

پس معلوم ہوا بخاری کسی راوی سے شواہد میں اس سبب سے نقل کرتا ہے تاکہ اس کی توثیق واضح کر سکے ۔

معلوم ہوا بخاری نے عمرو بن عبید کی توثیق ظاہر کرنے کے لئے اس سے روایت لی اور اس پر ہوئے تمام اعتراضات و جرح کو مردود سمجھا، گویا وہ بخاری کے نزدیک دودھ کا دھلا ثقہ راوی تھا، جسے امن پوری کذاب و وضاع کہہ رہا ہے۔